# اردو
# رباعیات

از

(جناب برج لال جگی رعنا)

یہ رباعیات انجمن ترقی اردو شاخ دہلی کے سالانہ اجلاس میں پڑھی گئی تھیں جو بہت پسند کی گئیں "برہان"

(۱)

دانہ تھی کبھی اب تو شجر ہے اُردو
قطرہ تھی کبھی اب تو گہر ہے اُردو
آسان نہیں اس کا مٹانا رعنا
صدیوں کی ریاضت کا ثمر ہے اردو

(۲)

انداز حسیں - طرز سہانی اس کی
الفاظ میں ہے گہر فشانی اس کی
مقبول وجہانگیر ہے اُردو اتنی
غیروں کے بھی لب پر ہے کہانی اس کی

(۳)

کوثر کی روانی ہے روانی اس کی
حوروں کی جوانی ہے جوانی اس کی
یہ حسن معانی یہ جمالِ الفاظ
جنت کی کہانی ہے کہانی اس کی

(۴)

ہر رنگ کے جذبات کا آئینہ ہے
ہر صورتِ حالات کا آئینہ ہے
اللہ رے وسعتِ جہانِ اُردو
صدیوں کی روایات کا آئینہ ہے

(۵)

تہذیبِ وفاق کی کہانی ہے یہ
مخلوط تمدن کی نشانی ہے یہ
ہر رنگ میں تصویرِ رواداری ہے
آئینۂ حسنِ جادو دانی ہے یہ

(۶)

اخلاص کا اُڑتا ہوا پرچم ہے یہ
آئینۂ حسن ربطِ باہم ہے یہ
اک خوابِ محبت کی ہے زندہ تعبیر
گنگا زمزم کا پاک سنگم ہے یہ

(۷)

اپنی ہی زمیں کا یہ شجر ہے رعنا
اپنے ہی فلک کا یہ قمر ہے رعنا
کیوں غیر سمجھتے ہیں اس کو کچھ لوگ
یہ اپنی ہی آنکھوں کی نظر ہے رعنا

(۸)

سوئے ہوئے انساں کو جگایا اس نے
احساسِ حیات نو دلایا اس نے
بجھتے بجھتے چراغِ آزادی کو
پھر سوزِ ترنم سے جلایا اس نے

(۹)

حالات کا جائزہ لیا ہے اس نے
ماحول پہ تبصرہ کیا ہے اس نے
جب بھی کوئی تحریک چلی ہے رعنا
ساتھ اس کا بہر نوع دیا ہے اس نے

(۱۰)

مسجودِ مسیح و خضر ہے دم اس کا
ہے جوشِ حیات جزوِ اعظم اس کا
ہے کشتیٔ طوفان زدہ کے حق میں
آغوشِ اماں ۔ ساحلِ محکم اس کا

(۱۱)

بیکنٹھ کی کلیوں کی چٹک ہے اس میں
سوزِ دلِ عاشق کی بھڑک ہے اس میں
شبنم کی دلاویز نزاکت ہی نہیں
خورشید کی کرنوں کی چمک ہے اس میں

(۱۲)

کچھ صبحِ ازل کی بھی جھلک ہے اس میں
کچھ شامِ ابد کی بھی چمک ہے اس میں
دب سکتی ہے لیکن یہ نہیں مٹ سکتی
فطرت کی مستقل لچک ہے اس میں

(۱۳)

گلزارِ نسیم جاودانی ہے یہ
سرشار کی اعجاز بیانی ہے یہ
جو رنگِ تعصب سے بری ہو یکسر
وہ نقشِ جمالِ زندگانی ہے یہ

(۱۴)

کیفی کا پیام ہے ضمانت اس کی
محروم کا نام ہے ضمانت اس کی
زندہ ہے اور یہ رہے گی زندہ
رعنا کا کلام ہے ضمانت اس کی